بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ ۔ یکم صلح ۱۳۵۴ہش ۔ یکم جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

کل دن بھر طبیعت پہلے کی نسبت بہتر رہی، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ یکم صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تحریک جدید کے زیرِ اہتمام

جلسہ سالانہ پر اکنافِ عالم سے آنیوالے احمدی وفود کے اعزاز میں رُوح پرور استقبالیہ تقریب

"ہمیں بفضلِ اللہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کے طفیل اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آنے کی توفیق ملی ہے"

"اُس پر ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور اپنے ان بھائیوں کے ممنون ہیں جنہوں نے ہمیں ہدایت کی راہ دکھائی"

سپاسنامہ کے جواب میں ناروے کے نومسلم احمدی بھائی جناب نور احمد بولستاد کی ایمان افروز تقریر

مورخہ ۲۵ دسمبر بروز بدھ بوقت ۴ بجے شام عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر شعبہ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام بیرونی ممالک سے آنیوالے احمدی وفود اور "عالمگیر زبانوں کا اجلاس" کے مقررین کے اعزاز میں "ایوانِ محمود" میں ایک شاندار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اِس تقریب میں امریکہ، ناروے، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، ماریشس، گھانا، نائیجیریا، شام، کویت، انگلستان، یوگنڈا، تنزانیہ اور انڈونیشیا سے آنے والے کثیر التعداد مندوبین نے شرکت کی۔ خوش آمدید کہنے اور گروپ فوٹوز کے بعد لائبریری روم میں معزز مہمانوں کی خدمت میں سادہ اور باوقار طریق پر چائے پیش کی گئی جس کے بعد استقبالیہ تقریب کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا جو مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا نے کی۔

تلاوتِ آیات کے بعد محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے اِس تقریب کا تعارف کراتے ہوئے مہمانوں کو اھلاً وّ سھلاً وّ مرحبًا کہا اور ان کی آمد پر انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ آئندہ سالوں میں بیرونی ممالک سے آنے والے احمدی بھائیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ نیز آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہر سال اِس تقریب کے اہتمام و انعقاد کو بھی بے حد سراہا جو باہم مل بیٹھنے کا ایک عمدہ موقع مہیا کرتی ہے۔

بعدہٗ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مہتمم تحریک جدید نے معزز مہمانوں کی خدمت میں انگریزی میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے کہا:۔

"اکنافِ عالم سے آنے والے میرے پیارے احمدی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر جماعتِ احمدیہ کے مرکز ربوہ میں تشریف لانے پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے میں آپ کو تہ دل سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ نے ہزاروں میل سفر طے کرنے کی صعوبت محض اِس لئے برداشت کی ہے تا آپ اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے شرفِ ملاقات حاصل کریں اور حضور کے رُوح پرور کلمات سُنیں اور جماعت کے جلسہ سالانہ میں شرکت کریں جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم اور مرضی سے رکھی تھی۔ لہٰذا آپ کا یہ للّٰہی سفر بہت ہی مبارک اور قابلِ تحسین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اِس احسان پر ہم آپ کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد اتحادِ عالمِ انسانی، عالمگیر اخوت اور شرفِ انسانی کے قیام پر رکھی ہے۔ یہ سنہری اصول اسلامی تاریخ کے ابتدائی زمانہ میں اپنائے گئے اور ان کا شاندار مظاہرہ ہوا مگر پھر ایک لمبا عرصہ ایسا گزرا جس میں اسلام کی طرف منسوب ہونیوالے ان کو بھول گئے۔ اب اسلام کی اس نشأۃِ ثانیہ کے زمانہ میں خدا پھر احمدیت کے ذریعہ اسلام کی حقیقی خوبصورتی اور اصل چہرہ کو دُنیا کے سامنے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اِسی لئے اُسی نے جماعتِ احمدیہ کو قائم فرمایا اور اس غرض کے حصول کے لئے جلسہ سالانہ کا انعقاد ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

ہمارا یہ للّٰہی جلسہ باہمی اخوت، دوستانہ تعلقات اور مفاہمت کو مضبوط کرتا ہے اور آپس میں اجنبیّت کو دُور کرکے دُنیا کے تمام احمدیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے سچی محبت اور عزت کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

اِس چیز کا عملی نمونہ ہم اپنی اِس استقبالیہ تقریب میں بچشمِ خود دیکھ رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیئے گئے اِس خدائی وعدہ کی تکمیل پر انتہائی مسرور ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور پھر خدا نے کس شان سے حضور علیہ السلام کے اُس کشف کو حقیقت کے رنگ میں پورا فرمایا ہے جس میں آپ نے اپنے آپکو سفید پرندے پکڑتے دیکھا۔ اب نہ صرف یہ کہ دلفریب سفید پرندے بلکہ دُنیا کے تمام خوبصورت لحنوں، آوازوں اور نسلوں کے رُوحانی پرندے گلستانِ احمدیت میں بسیرا کئے چہچہا رہے ہیں۔

ہماری یہ تقریب اِس بات کی کیسی خوبصورت عملی اور زندہ تصویر پیش کر رہی ہے اور زندہ خدا پر ہمارے ایمان کو مضبوط سے مضبوط تر کر رہی ہے۔ پچھلے سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اور بڑے مختصر نوٹس پر ۲۴ ملکوں سے جماعتی سطح پر جس قدر احمدی وفود جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے امسال خدا کے فضل سے اُن کی تعداد دُگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے اور انفرادی طور پر آنے والوں کی بہت بڑی تعداد اس کے علاوہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ آنے والے سالوں میں یہ تعداد بہت زیادہ بڑھ جائے گی اور اِس طرح احمدیت کے فرزند اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیں گے کہ خدا نے اس سلسلہ کو ہمیشہ ہمیش قائم رہنے اور پھیلنے پھُولنے کے لئے قائم کیا ہے اور ناکامی کا کوئی ذرّہ خدا نے ہمارے خمیر میں نہیں رکھا۔

آخر میں مَیں پھر ایک مرتبہ اپنے پیارے بھائیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ قیامِ ربوہ کے دوران خوش و خرم اور خیر و عافیت سے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو کر بحفاظت اپنے

(باقی صفحہ ۔ پر)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخاب

(از کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جو حسب ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا:-

قرآن مجید

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے
جو لوگ شک کی سردیوں سے تھرتھراتے ہیں
اس آفتاب سے وہ عجب دھوپ پاتے ہیں
دنیا میں جس قدر ہے مذاہب کا شور و شر
سب قصہ گو ہیں نور نہیں ایک ذرہ بھر
پر یہ کلام نورِ خدا کو دکھاتا ہے
اُسکی طرف نشانوں کے جلوہ سے لاتا ہے

نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا
حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودا
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا
یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاکِ رحماں ہے
بہارِ جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اُس سا کوئی بستاں ہے

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
اُن پہ اُس یار کی نظر ہی نہیں
ہے یہ فرقاں میں اِک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر
کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے
پھر تو کیا کیا نشاں دکھاتا ہے
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینہ کو خوب صاف کرتا ہے

اس کے اوصاف کیا کروں میں بیاں
وہ تو دیتا ہے جاں کو اَور اک جاں

اللہ تعالیٰ

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا
اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا
چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
مصطفیٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

ایمان - دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کیفیت

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ ہوں میں اشکبار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار
وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار
غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہمیں کیا جوڑ ہے
وہ ہمارا ہو گیا اُس کے ہوئے ہم جاں نثار

خدا پہ خدا سے یقیں آتا ہے
وہ باتوں سے ذات اپنی سمجھاتا ہے
کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل
تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل
کہ دلدار کی بات ہے اک غذا
مگر تو ہے منکر تجھے اس سے کیا
نہیں تجھ کو اس رہ کی کچھ بھی خبر
تو واقف نہیں اس سے اے بے ہنر
وہ ہے مہرباں و کریم و قدیر
قسم اُس کی اُس کی نہیں ہے نظیر
جو ہوں دل سے قرباں ربِ جلیل
نہ نقصاں اٹھائیں نہ ہوویں ذلیل

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اُس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے
وہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
آنکھ اُسکی دوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیاء یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

گالیاں سن کر دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندہ خُدا اور سلسلۂ وحی والہام

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۲)

فرمایا :-

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝

(حٰم السجدہ : ۳۱-۳۲)

کہ جو لوگ یہ کہیں گے کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے اور اس پر ثابت قدم رہیں گے اور پھر اپنے اس عقیدہ و ایمان پر مصائب و ابتلاء کے وقت بھی استقامت دکھائیں گے ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نازل ہوں گے وہ انہیں کہیں گے کہ تم خوف و حزن نہ کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے موعودہ جنت کی تمہیں خوشخبری ہو۔ ہم اس زندگی میں بھی تمہارے مددگار رہیں اور آئندہ آنے والی زندگی میں بھی۔ تمہیں وہاں وہ سب نعمتیں ملیں گی جو تم چاہو گے اور طلب کرو گے۔

اس آیت سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعہ اپنے نیک بندوں پر کلام نازل کرتا ہے اور وحی و الہام کے ذریعہ انہیں تسلی دیتا ہے اور کیوں ان کو اپنے کلام سے نہ نوازے جب کہ فرمایا :-

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران : ۱۱۱)

اُمتِ محمدیہ تمام اُمتوں سے بہتر ہے پھر یہ وہ اُمت ہے جس پر اتمامِ نعمت بھی ہو چکا جیسا کہ فرمایا :-

أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (مائدہ : ۴)

کہ میں نے اپنی ہر قسم کی نعمت سے تم کو نوازا۔ اور دُعا بھی خدا تعالیٰ نے خود سکھلائی :-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔

اے خدا! تُو ہمیں اپنے پیارے اور برگزیدہ اور مقرب بندوں یعنی انبیاء صدیقین اور شہداء و صالحین کے راستہ پر چلا اور ان پر جو نعمتیں تُو نے نازل کیں ہم پر بھی ان نعمتوں کو نازل فرما۔

اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کے ہوتے ہوئے عقلِ سلیم کیونکر تسلیم کرے کہ جو اُمت سب اُمتوں سے بہتر ہو انعاماتِ الٰہیہ سے وہ محروم ہو۔

پہلی اُمتوں میں تو اُن کے مردوں کے علاوہ عورتوں تک کو بھی ان نعمتوں سے نوازا گیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے انہیں مشرف کیا ہو اور اُن پر فرشتے نازل ہوتے ہوں مگر اس اُمت کے مرد خواہ کیسے ہی متقی ہوں خدا تعالیٰ کی رضا جوئی میں خواہ مریں اور مجاہدہ کریں مگر ان کو یہ انعام نہ ملے!

پس اگر اُمتِ محمدیہ پر خدا تعالیٰ کے کلام کا اور سلسلۂ وحی والہام کا دروازہ بند ہے تو پھر یہ اُمت خیر الامم نہ ہوئی بلکہ شرّ الامم ہوئی۔ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ پر سُوءِ ظن اور اسلام کی ہتک کیا ہو گی۔ حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ اسلام کی اس سب سے بڑی خوبی کا جو اسے دیگر مذاہبِ عالم پر امتیاز بخشتی ہے انکار کیا جائے اور کہا جائے کہ پہلے خدا تعالیٰ کلام کرتا تھا لیکن اب اس نے کلام کرنا بند کر دیا ہے۔ یہ کیسی شرم کی بات ہے۔ پہلی اُمتوں میں تو عورتوں تک کو بھی وحی ہوتی تھی اور خدا تعالیٰ ان سے کلام کرتا تھا مگر اس اُمت میں یہ دروازہ بند ہے! کیا یہ اُمت بنی اسرائیل کی عورتوں سے بھی گئی گزری ہو گئی اور خدا تعالیٰ نے اس کے لئے یہی چاہا کہ وہ خیر الامم کہلا کر بھی محروم رہے؟ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس قسم کے خیال کو خلافِ اسلام بلکہ سراسر جہالت سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں :-

"اے مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مُردہ مذہب ہے تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو؟ کیا اس مذہب کی لاش تم جاپان لے جاؤ گے یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے؟ اور ایسا کون بیوقوف ہے جو ایسے مُردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا جو بمقابلہ گزشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گزشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسیٰ کی ماں اور مریم کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں بلکہ اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیدو مولیٰ (اس پر ہزار سلام) اپنے افاضہ کی رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں۔ کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔"

(چشمہ مسیحی ص۵)

صحابہؓ کو الہام ہوئے

حقیقت تو یہ ہے کہ خدا کے بندے اس کے کلام اور اس کی وحی کے بغیر ایک لحظہ کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ یہ خدا کا کلام ہی ہے جو مومن کو ہر دم سنبھالتا اور زندگی کی دشوار گزار منزلوں میں اس کے ساتھ رہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات صحابہؓ کے لئے ایک قیامت سے کم نہ تھی۔ اس سانحۂ عظیم پر دُنیا ان کی نظروں میں تاریک ہو رہی تھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے اُس غم و اندوہ کا اندازہ ہوتا ہے جو صحابہؓ کے دل و دماغ پر محیط ہو رہا تھا۔ وہ کہتے ہیں :-

لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا۔

(مشکوٰۃ باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی "جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس شہر کا ذرہ ذرہ روشن ہو گیا ہے۔ لیکن جب وہ دن آیا جب حضورؐ رحلت فرما ہوئے تو مدینہ کا ہر ذرہ تاریک نظر آتا تھا۔ بخدا ہم ابھی حضورؐ کے دفن سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ ہمارے دل ہمارا ساتھ چھوڑتے معلوم ہوتے تھے۔"

غم و اندوہ کے اس عالم میں جس رحمتِ الٰہی نے صحابہؓ کی یاوری کی وہ خدا کا الہام ہی تھا۔ حدیث میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ :-

جب صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا نہ معلوم ہمیں حضور کو کپڑے اتار کر غسل دینا چاہیئے جیسا کہ عموماً ہم اپنے مردوں کو نہلاتے وقت کرتے ہیں یا کپڑوں سمیت ہی غسل دینا چاہیئے جب اسبارہ میں ان کا اختلاف بڑھا تو اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی غیر طبعی نیند ان پر طاری کردی کہ ہر شخص کی ٹھوڑی اس کے سینہ کے ساتھ لگ گئی پھر ایک آواز ہاتف غیبی کی سنائی دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت غسل دو اس پر صحابہؓ اٹھے اور حضور کو قمیص سمیت غسل دیا۔

(مشکوٰۃ باب الکرامات)

دراصل صحابہؓ محبت الٰہی اور محبت رسولؐ سے ایسے سرشار ہوئے کہ اللہ تعالےٰ نے بھی اپنی محبت کی چادر اڑھائی اور اپنے محبت بھرے کلام اور وحی و الہام سے انہیں نوازا۔

درحقیقت انبیاء اور رسل کی بعثت کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ لوگ خدا اور خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کریں اور تخلقوا باخلاق اللہ کے مطابق الٰہی خلق سے آراستہ ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے جب قرب الٰہی کے اس تعلق کو اپنایا تو خدا ان کے ذریعہ بھی جلوہ گر ہوا۔ اور خلق نبوی کا عظیم حصہ انہیں ملا اور جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ایسا خدا نما تھا کہ جب ابو دبول کی انگیخت پر کسریٰ شاہ ایران نے اپنے یمن کے وائسرائے کے ذریعہ حضور کی گرفتاری کیلئے دو سپاہی مدینہ بھیجے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر انہیں جواب دیا کہ اپنے فرمانروا سے کہدو کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو ختم کردیا ہے۔ تاریخ اسلام بتاتی ہے کہ بعد کے واقعات نے ثابت کردیا کہ وہ کسریٰ اپنی گستاخی کے باعث اپنے لڑکے کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اور جب لڑکا بادشاہ ہوا تو اس نے اپنے والد کے احکام کو منسوخ کردیا اس قسم کے اقتداری کلام اور معجزات کا نمونہ خلفائے اسلام اور صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ چنانچہ امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔

عن ابن عمر ان عمر بعث
جیشا وامر علیہم
رجلا یدعی ساریۃ
فبینما عمر یخطب
فجعل یصیح یا ساریۃ
الجبل فقدم رسول
من الجیش فقال
یا امیر المومنین لقینا
عدونا فھزمونا فاذا
بصائح یصیح یا ساریۃ
الجبل فاسندنا ظھورنا
الی الجبل فھزمھم اللہ
تعالےٰ۔

یعنی "حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر (شام) بھیجا اور ان پر ساریہ نام ایک شخص کو امیر مقرر فرمایا۔ ایک دن جب کہ حضرت عمر مدینہ میں منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے بلند آواز سے فرمایا۔

یا ساریۃ الجبل

اے ساریہ پہاڑ کے دامن میں پناہ لو۔ اس کے بعد لشکر ساریہ کا ایلچی آیا اور کہنے لگا امیر المومنین جب ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو میدان جنگ میں انہوں نے ہمیں اتنا پسپا کیا کہ شکست کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اتنے میں ہمارے کانوں میں ایک غیبی آواز سنائی دی یا ساریۃ الجبل اس پر ہم نے پہاڑ کو پشت پناہ بناتے ہوئے دشمن کا ایسا مقابلہ کیا کہ ان کو اللہ تعالےٰ نے شکست فاش دی۔"

(مشکوٰۃ باب الکرامات)

مشاہیر اسلام کے الہامات

پھر یہ برکت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے طفیل ساری امت محمدیہ میں بھی جاری و ساری رہی اور خیر الامم میں ہزارہا اولیاء، علماء اور مجددین ایسے ہوئے جن کو اللہ تعالےٰ نے وحی و الہام سے مشرف فرمایا اور اپنے کلام سے نوازا اور یہ سلسلہ امت محمدیہ کے ہر قرن میں جاری رہا اور اب بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ بطور نمونہ ان صلحاء اولیاء اور مجددین امت کے بعض الہامات پیش کرتا ہوں

الہام حضرت امام جعفر صادق

(ا) امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ [illegible]

"انی اکرر آیۃ حتی اسمع قائلہا"

(نفحات الانس ص۱۳ تالیف عبد الرحمن جامی)

الہام حضرت امام ابو حنیفہؒ المتوفی ۱۵۰ھ

"وکان یقوم کل اللیل
وسمع رحمہ اللہ ھاتفا
فی الکعبۃ ان یا ابا حنیفۃ
اخلصت خدمتی
واحسنت معرفتی
فقد غفرت لک ولمن
تبعک الی قیام الساعۃ
کذا فی عین العلم للشیخ
محمد البلخی رحمہ اللہ

(روح البیان جلد ۱ ص۱۷۱)

الہام حضرت امام شافعی المتوفی ۲۰۴ھ

فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتدائے عمر میں اس قدر شعر گوئی سے شوق تھا کہ میں چاہتا تھا کہ اس فن میں ایسے اعلیٰ درجہ پر پہنچ جاؤں جہاں پر مجھ کو کوئی نہ پا سکے۔ ایک روز خانہ کعبہ کی دیوار کے سایہ میں بیٹھا تھا اور میرے پاس کوئی دوسرا نہ تھا۔ بالکل تنہائی اور سناٹا تھا کہ اپنے عقب سے آواز آئی

یا محمد علیک بالفقہ ودع الشعر

(مشاہیر اسلام مرتبہ ملک نواب علی خاں اعوان ناروی ج۱ ص۱۸۲)

اے محمد تو فقہ کو لازم پکڑ اور شعر گوئی کو ترک کردے۔

الہام امام احمد بن حنبلؒ المتوفی ۲۴۱ھ

وحکی عن احمد بن حنبل
رحمہ اللہ تعالیٰ قال
کنت یوما مع جماعۃ
تجردوا (ای نزعوا ثیابہم)
ودخلوا الماء فعملت
بالحدیث من کان یومن
باللہ والیوم الآخر فلا
یدخل الحمام الا بمئزر ولم
اتجرد فرأیت تلک اللیلۃ
قائلا یقول لی یا احمد
ابشر فان اللہ قد غفرلک
باستعمالک السنۃ
وجعلک اماما یقتدی بک
قلت من انت قال جبریل
علیہ السلام۔

(کتاب الشفاء قاضی عیاض ج۲ ص۱۳)
(تفسیر روح البیان ج۱ ص۲۰۰)

حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میں ایک دن ایک ایسی جماعت کے ساتھ تھا جو نہانے کی غرض سے مادر زاد ننگے ہو کر پانی میں داخل ہو گئے لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو اللہ تعالےٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والا شخص ستر ڈھانکے بغیر نہ نہائے اس رات خواب میں مجھے ایک شخص نے کہا اے احمد تجھے بشارت ہو سنت نبوی پر عمل کرنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے تجھے اپنی مغفرت عطا کی ہے اور وہ تجھے ایسا امام بنائیگا جس کی پیروی کی جائے گی۔ میں نے کہا تو کون ہے؟ انہوں نے کہا میں جبرائیل علیہ السلام ہوں۔

حضرت امام احمد بن حنبل پر نہ صرف یہ کہ الہام ہوا بلکہ جبرائیل بھی نازل ہوا جس نے ان تک خدا کا پیغام پہنچایا۔

ہمارے مخالف غور کریں جو کہتے ہیں اب جبرائیل نہیں آسکتا۔

الہام بشر بن حارث الحافی المتوفی ۲۲۷ھ (حضرت فضیل مشہور صوفی بزرگ کی مصاحبت میں رہے)

"ایک دن مست آرہا تھا کہ راستہ میں کاغذ کا ایک ٹکڑا پایا۔ اس کو تعظیم کے ساتھ رکھا یا اس پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تھا۔ اس کو عطر لگایا اور پاک جگہ پر رکھا۔ اس رات خواب میں اللہ تعالےٰ کو دیکھا خداوند تعالےٰ نے کہا:

یا بشر طیبت اسمی
فبعزتی لاطیبن اسمک
فی الدنیا والآخرۃ

تونے میرے نام کو معطر کیا میں تیرے نام کو دنیا و آخرت میں معطر کروں گا۔ جو کوئی تیرا نام سنے گا اسکے دل کو راحت پہنچیگی

(کشف المحجوب اردو ترجمہ شیخ محمد اقبال بی اے ص۱۱۵)

سلطنت عباسیہ کے مشہور فرمانروا ہارون الرشید کے متعلق کتاب قدسی المرغوب ص۱۳۲ میں لکھا ہے کہ انہیں فضیل جو بہت بڑے صوفی بزرگ گذرے ہیں کے متعلق الہام ہوا جسے ہارون الرشید نے حضرت فضیل سے خود بیان کیا۔

فقال یا فضیل انی رأیت فی المنام
کان منادیا ینادی باعلی صوتہ
یقول ان فضیلا خاف اللہ تعالیٰ
واختار خدمتہ فاحبوہ

اے فضیل میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک منادی بلند آواز سے پکار رہا ہے کہ فضیل اللہ تعالےٰ سے ڈرا اور اس نے اس کی خدمت کو اختیار کیا۔ پس تم اس سے محبت کرو۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان مد امداد طلبہ ماہ نومبر ۱۹۷۴ء

جن دوستوں نے مد امداد طلبہ میں عطیہ جات دیئے ہیں، ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزاء بخشے۔ جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

(نگران مد امداد طلبہ)

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا۔
" مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔
محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
" صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
مکرم ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب۔
" مولوی سلطان محمود انور صاحب کراچی
" مرزا محمد عثمان صاحب کویت۔
" محمد شفیع صاحب ہاشمی۔ کراچی
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" عبدالواحد صاحب ربوہ۔
" مرزا غلام احمد صاحب "
" عبدالغفور صاحب خالد کلرک لاہور
از طرف لیفٹیننٹ عبدالمحسن صاحب کلرک شہید
محترمہ امۃ الحی خالد صاحبہ۔ کراچی۔
" مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ کراچی۔
" بیگم اہلیہ عنایت صاحبہ کراچی۔
" امۃ الباری نعیم صاحبہ کراچی۔
" سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ
مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی ربوہ
" مولوی رشید احمد صاحب چغتائی ربوہ۔
" چوہدری کریم احمد صاحب کراچی۔
" افتخار احمد صاحب۔ کراچی۔
جماعت احمدیہ۔ کراچی۔
جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ
جماعت احمدیہ نواب شاہ
جماعت احمدیہ باب الابواب ربوہ۔
جماعت احمدیہ لاہور۔
جماعت احمدیہ شریف آباد سندھ
جماعت احمدیہ کوئٹہ
جماعت احمدیہ چک ۲۱۶ ج ب لائل پور
جماعت احمدیہ باندھی۔ (سندھ)
محترمہ قدسیہ شمیم صاحبہ۔ احمد نگر۔
مکرم سردار نور احمد صاحب۔ ربوہ۔

مکرم محمد عظیم قریشی صاحب راولپنڈی۔
" عبداللہ جان مرزا صاحب۔
محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ وہاڑی۔
مکرم شریف احمد صاحب۔ ربوہ
محترمہ حمیدہ مقبول صاحبہ "
مکرم ملک عبدالرب صاحب "
محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ کراچی۔
مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ربوہ
" رشید احمد صاحب بھٹی۔ ربوہ
محترمہ سیدہ مسعودہ صاحبہ۔
" اہلیہ صاحبہ مکرم میجر کرامت اللہ صاحب شیخوپورہ
مکرم ماسٹر محمد رفیق صاحب چک ۲۹۵ گ ب لائل پور
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کماس۔ لاہور
مکرم شیخ عبداللطیف صاحب مردان۔
" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پارہ چنار
" عبدالشکور جاوید صاحب ربوہ۔
" قریشی محمد سعید صاحب "
" عبدالرزاق صاحب "
" حمید احمد صاحب خالد "
" لئیق احمد صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ
محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ربوہ۔
" ثریا بیگم صاحبہ حیدرآباد سندھ
از طرف ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم
مکرم ٹھیکیدار عبدالحق صاحب ربوہ
" محمد سلیم صاحب باجوہ۔
" سعید احمد صاحب لون بذریعہ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب ربوہ
مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب "
" فضل الرحمٰن خان صاحب راولپنڈی
" ٹھیکیدار عبدالغنی صاحب۔ ربوہ
" محمود احمد صاحب ربوہ۔
" مختار احمد صاحب ہاشمی "

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ -/۵ روپے۔ (مینیجنگ ایڈیٹر)

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کی طرف سے

جملہ احباب جماعت کو

نیا سال مبارک ہو

خالی آسامیاں

پروجیکٹ ہائی سکول تربیلا ڈیم میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ نزدیک ترین Employment Exchange کی وساطت سے خواتین امیدوار ۶/۱/۷۵ کو اور مرد امیدوار ۷/۱/۷۵ کو صبح ۹ بجے پروجیکٹ ہائی سکول Main Colony میں انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔ سفر خرچ اور یومیہ الاؤنس نہیں دیا جائے گا۔

(۱) Math Teacher مرد۔ بی ایس سی بی ایڈ۔ جو فزکس اور ریاضی ہائی کلاسز کو پڑھا سکے
تنخواہ = ۳۰۰-۲۵-۴۵۰/۳۰-۷۵۰ (Consolidated)

(۲) Math Teacher عورت " " " " "

(۳) استاد دینیات۔ عورت ڈپلوما منظور شدہ درس گاہ۔ جو ہائی کلاسز کو "اسلامیات" پڑھا سکے
تنخواہ = ۱۶۴-۷-۱۸۵-۸-۲۲۵/۱۰-۳۳۵ (Consolidated)

(۴) سینئر ٹیچر مرد۔ بی ایس سی بی ایڈ۔ فزکس کیمسٹری۔ جو ہائی کلاسز کو فزکس کیمسٹری پڑھا سکے
تنخواہ = ۳۰۰-۲۵-۴۵۰-۳۰-۷۵۰ Consolidated

اس کے علاوہ پراجیکٹ الاؤنس تنخواہ کا ۱۵ فیصدی (کم از کم -/۴۰ ماہوار) رہائش۔ پانی اور بجلی مفت یا ۷ ۱/۲ فیصدی تنخواہ بطور کرایہ مکان بھی دیا جائے گا۔ قواعد کے مطابق۔

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

مکرم ملک محمد افضل صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نائب صدر جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ۔ ضلع سرگودھا۔ مورخہ ۷۴/۱۲/۲۴ کی شام کو (عمر ۶۵ سال) حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحوم ملنسار اور با اخلاق انسان تھے۔ سلسلہ کی ہر ایک تحریک میں بڑھ چڑھ کر اور دلچسپی سے حصہ لیتے تھے۔ آپکا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۲۵ دسمبر کی شام کو دارالضیافت میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ تدفین مقبرہ بہشتی میں کی گئی۔ مرحوم نے اپنی یادگار بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

ملک محمد بشیر احمد (انسپکٹر انصار اللہ)

خان گڈز فارورڈنگ ایجنسی

چوک سرائے کالا ٹیکسلا

کرش ریت۔ بجری۔ جنرل آرڈر سپلائرز۔ فون ۵۱

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

سالانہ چندہ -/۱۰ روپے

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی وفود کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

وطنوں کو واپس لوٹیں۔ آمین

اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنے بے شمار فضل نازل فرمائے۔ آمین "

خوش آمدید کے اس سپاسنامہ کے جواب میں معزز مہمانوں کی جانب سے مکرم جناب نور احمد صاحب بولستاد آف ناروے نے فرمایا:-

"میرے پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قبل اس کے کہ میں ایڈریس کا جواب دینے کا خوشگوار فریضہ ادا کروں میں چاہتا ہوں کہ ناروے کی احمدیہ جماعت کے احباب کی طرف سے آپ کو مخلصانہ اور محبت بھرا سلام پہنچاؤں کیونکہ انہوں نے مجھے بیشمار مرتبہ اور بڑی تاکید کے ساتھ ایسا کرنے کے لئے کہا تھا۔

برادران! جب میں یہاں بیٹھا ایڈریس سُن رہا تھا تو میں سوچ رہا تھا کہ ہم مختلف رنگ و نسل کے لوگ ہیں مختلف ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں مختلف تہذیب و تمدّن اور سیاسی پس منظر سے وابستہ ہیں اور ہم مختلف مذاہب کو ترک کر کے جماعتِ احمدیہ کے طفیل اسلام کی آغوش میں آئے ہیں وہ کیا چیز ہے جس نے ہمیں یہاں باہم متحد اور اکٹھا کر دیا ہے؟ یہ چیز درحقیقت سچا اسلام ہے اور سچے اسلام پر اعتقاد نے ہمیں آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھ کیسے معرضِ وجود میں آیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ انقلاب خدا کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ رُونما ہوا ہے۔ اس جماعت نے نام کے اعتبار سے اسلام کی طرف منسوب ہونے والی تمام دوسری جماعتوں سے زیادہ اسلام کی خدمت کی ہے۔ اس مختصر سی جماعت اور چھوٹے سے گروہ نے ایسا عظیم الشان کام کیا ہے کہ جس کے نہایت شاندار نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ الحمد للہ

ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں کہ اُس نے ہمیں صراطِ مستقیم پر چلایا۔ اور پھر ہم اُن سب احمدی بھائیوں کے شکر گزار ہیں جو یہاں ربوہ میں کام کر رہے ہیں اور جو تنہا قادیان میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ اور وہ مبلغینِ اسلام بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جو سچے اسلام کو اکنافِ عالم میں پھیلانے کے لئے ہر قسم کی مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہوئے جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔

برادران! اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنی برکات نازل فرمائے۔ آمین "

مکرم نور احمد صاحب بولستاد آف ناروے کے اس محبت بھرے اور پُر اثر خطاب کے بعد محترم جناب عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے صدارتی ریمارکس میں سب بھائیوں کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ اس نوعیت کی بے تکلف تقاریب تاریخِ احمدیت کے صفحات میں ہمیشہ محفوظ رہیں گی، کیونکہ یہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کا ایک زندہ ثبوت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ دنیا کی قومیں اس چشمہ سے پانی پئیں گی آج ہم اپنی آنکھوں سے اس نشان کو آفتاب عالمتاب کی طرح پُورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا دل اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کے جذبات سے لبریز ہے جو آج کی پُر مسرت تقریب کا ثمرہ ہے۔

آخر میں آپ نے حاضرین کی تشریف آوری پر ایک بار پھر شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نوجوان نسل کے تین نکاحوں کا اعلان فرمانے کے علاوہ احمدی خاندانوں کے جن چار نکاحوں کا اعلان فرمایا تھا ان میں عزیزہ انیسہ شکور سلمہا بنت مکرم چوہدری عبد الشکور صاحب ملتان اور صلاح الدین ایوبی صاحب ابن مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان بھی شامل تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کا نکاح تین ہزار ایک روپے حق مہر پر پڑھا۔

عزیزہ انیسہ شکور سلمہا محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف جھنگ کی پوتی اور عزیز صلاح الدین ایوبی سلمہٗ ان کے نواسے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

المنار دواخانہ ربوہ
اپنے کرمفرماؤں کی خدمت میں
نئے سال کی مبارکباد
پیش کرتا ہے

محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی (چنیوٹی) وفات پاگئے

اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی (چنیوٹی) ۲۰ دسمبر ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک کراچی میں بعمر ۷۴ سال وفات پاگئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ اسی روز بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور اور پھر وہاں سے بذریعہ ایمبولنس کار ۱½ بجے شب ربوہ لایا گیا۔ اگلے روز ۲۱ دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ نے گیارہ بجے قبل دوپہر احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز نے دعا کرائی۔

محترم سیٹھ صاحب مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ بہت نیک اور منکسر المزاج تھے۔ اور ہر ایک کے ساتھ بہت محبت سے ملتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت دریا دل بنایا تھا اور ہر موقع پر بہت بڑھ چڑھ کر قربانی کرنا اور خدمت کے مقاماتِ محمود تلاش کرنا آپ کا خاص وصف تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو سلسلہ احمدیہ اور اسلام کی مختلف النوع خدمات بجا لانے کی غیر معمولی توفیق ملی۔ غرباء کا خیال رکھنے اور ان کے کام آنے میں بھی آپ ہمیشہ پیش پیش رہے۔ الغرض بہت سی خوبیوں اور اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ نے دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم سیٹھ صاحب کے جنّت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قُرب سے نوازے اور آپ کی اولاد اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ دین و دُنیا میں ان کا ہر طرح اور ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سدا خدمتِ دین کی توفیق سے نوازتا رہے۔

افتتاحی تقریب سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی افتتاحی تقریب مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۵ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح کالج ہال میں انعقاد پذیر ہو رہی ہے۔ مکرم راجہ غالب احمد صاحب چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ جملہ طلباء کالج یونیفارم میں شرکت کریں گے۔

(عقیل الرحمٰن جمیل سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

زلزلہ سے متاثرہ علاقہ کے ۲۱ گاؤں صفحۂ ہستی سے مٹ گئے

پٹن کا تباہ شدہ علاقہ ہر ۱۵ منٹ بعد زلزلہ سے لرز اُٹھتا ہے

ایبٹ آباد ۳۱ دسمبر۔ گزشتہ ہفتے کے روز قیامت خیز زلزلہ میں ضلع سوات میں کئی ہزار افراد کے ہلاک و زخمی ہونے کے علاوہ ضلع ہزارہ میں بھی دو ہزار افراد کے ہلاک اور ہزاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ان اطلاعات کے مطابق بٹ گرام سب ڈویژن ضلع ہزارہ کے علاقے الائی میں چار سو افراد اور پلاس میں سولہ سو افراد زلزلے سے جاں بحق ہو گئے ہیں زلزلے کے سبب ضلع ہزارہ کے یہ علاقے تباہی و بربادی کی مُنہ بولتی تصویر بنے ہوئے ہیں۔ ہزاروں مکانات زمیں بوس ہو چکے ہیں اور ان مکانات کے ملبے تلے دبے سینکڑوں افراد امداد کے منتظر ہیں۔ اس زلزلے سے سینکڑوں معصوم بچے یتیم، کئی عورتیں بیوہ اور سینکڑوں گھروں کے چراغ گُل ہو گئے ہیں۔ اس علاقے میں نہ صرف انسانوں پر زلزلے نے مصائب کے پہاڑ توڑے ہیں بلکہ جانور اور مویشی تک ملبے کے ڈھیر تلے دب گئے ہیں۔ پٹن کا تباہ شدہ علاقہ ہر ۱۵ منٹ کے بعد زلزلہ سے لرز اُٹھتا ہے۔

راولپنڈی سے بی بی سی کے نامہ نگاروں کی اطلاع کے مطابق زلزلے سے کم و بیش ۲۱ گاؤں یا تو مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں یا انہیں شدید نقصان پہنچا ہے۔ مجموعی طور پر ۴۰ ہزار افراد تباہی سے دوچار ہوئے ہیں۔ نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ متاثرین کے لئے امداد ناکافی ہے اور زندہ بچ رہنے والوں کی حالت مُردوں سے بھی بدتر ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور یکم جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ اوّل و ۶)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴